السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا سحری کےلیے اذان کہنا کسی حدیث سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سحری کےلیے اذان کہنا کئی ایک احادیث سے ثابت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتا ہے پس تم کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دے۔ فرمایا: ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے وہ اتنی دیر تک اذان نہیں دیتے تھے جب تک انہیں نہ کہا جائے تم نے صبح کردی۔" (صحیح البخاری 617، 621، صحیح مسلم 1092)

سحری کی اذان اور صبح صادق میں اتنا وقت ضرور ہونا چاہیے کہ آدمی آسانی سے سحری کھاسکے قیام کرنے والا واپس پلٹ آئے اور سویا ہوا بیدار ہوجائے اور روزے کی تیاری کرلے۔ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کھانے پینے سے منع نہ کرتی تھی کیونکہ وہ صبح کاذب میں ہوتی تھی۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح البخاری کی کتاب الصوم باب قدرکم بین السحور وصلاۃ الفجر میں یہ مسئلہ سمجھانے کےلیے یہ حدیث نقل کی ہے کہ:

(ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی پھر آپ نماز کےلیے اٹھے میں نے کہا: اذان اور سحری کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ تو انہوں نے کہا: پچاس آیات کی مقدار۔" (صحیح البخاری: 1921"

انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور صحیح حدیث اس مسئلہ کی توضیح کےلیے کافی ہے۔ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت فرمایا: اے انس رضی اللہ عنہ میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں مجھے کوئی چیز کھلاؤ میں آپ کے پاس کھجور اور ایک پانی کا برتن لایا اور یہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد تھا۔ پھر آپ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ کسی آدمی کو دیکھو جو میرے ساتھ مل کر کھائے میں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلایا وہ آئے اور کہا: میں نے ستو کا ایک گھونٹ بھرلیا اور میں روزے کا ارادہ رکھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی روزے کا ارادہ رکھتا ہوں تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کی پھر کھڑے ہو گئے دو رکعت ادا کیں پھر نماز کےلیے نکلے۔ (سنن النسائی کتاب الصیام باب السحور بالسویق والتمر 2166

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد اتنا وقفہ ہوتا تھا کہ جس میں آدمی آسانی کے ساتھ سحری کا انتظام کرسکے جیسا کہ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے بعد سحری کا انتظام کیا گیا پھر ایک اور آدمی کو تلاش کر کے لایا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ سحری کی اذان رمضان کے ساتھ ہی خاص نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

تفہیمِ دین

کتاب الاذان، صفحہ: 119

محدث فتویٰ